سے زیادہ برہم ہوجائے اور دماغ پر جنون کی سی کیفیت طاری ہوجائے تو ان دونوں میں سے جو چاہے بے موقع بٹن دبا کر اُس کارخانہ کو حرکت میں لا سکتا ہے اور اس طرح منٹوں میں ساری دنیا کو بیک وقت ہلاک کر سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مریخ و قمر کو فتح کر لینے کے بعد بھی سب سے بڑی اور اہم ضرورت یہ ہے کہ انسان اپنے جذبات پر قابو رکھے۔ ہوائے نفس کو اپنے اوپر غلبہ نہ پانے دے اور اعلیٰ اقدارِ حیات اور مکارمِ اخلاق کو حظِّ نفس پر قربان نہ ہونے دے ایک انسان میں یہ ضبطِ نفس اور اعلیٰ اقدارِ حیات کا احترام کب پیدا ہوتا ہے؟ صرف اُسی وقت جبکہ اُس کے دل کی دنیا میں بھی اجالا اور روشنی ہو جب اُس کا باطن منور، اُس کی روح زندہ۔ اور اُس کا اندرونی شعور و احساس تابندہ ہو۔ چنانچہ وہی ترجمانِ حقیقت شاعر جس نے کہا تھا

"کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں"

عہدِ حاضر کے اس ترقی یافتہ انسان کی ایک بڑی بد قسمتی کا راز بھی اس طرح افشا کرتا ہے

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا — زندگی کی شبِ تاریک سحر کر نہ سکا
ڈھونڈنے والا ستاروں کی گذرگاہوں کا — اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا

"فَهَلْ مِن مُّدَّكِر"

اُردو کے عظیم المرتبت شاعر میر محمد تقی میر کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے، دلچسپ، عبرت انگیز، اور حیرت آمیز واقعات

میر کی آپ بیتی

میں ملاحظہ فرمائیے

اسے معروف نقّاد نثار احمد فاروقی نے اصل فارسی کتاب سے ترجمہ کیا ہے اور جا بجا ضروری معلومات حواشی میں لکھ دی ہیں۔

ترجمہ و تالیف کے حسن کا اعتراف تمام مقتدر علمی جریدوں اور عالموں نے کیا ہے۔

طباعت اعلیٰ۔ کتابت عمدہ۔ کاغذ نفیس۔ گٹ اپ شان دار، مکتبہ بُرہان دہلی سے ۲/۸ میں طلب فرمائیے۔

علی رضؓ

صرف تاریخ کی روشنی میں

ڈاکٹر طہٰ حسین کے قلم سے

مترجم

(مولانا عبدالحمید صاحب نعمانی)

LIBRARY IQBAL ACADEMY, KARACHI Book No. ۶۱۰۱

(۳)

تو نبیؐ کے نائب نے ناگواری کا اظہار کیا اور فرمایا ام المؤمنین کیا تم یہ آیت تلاوت نہیں کرسکتی تھیں۔

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَالِكَ مَاكُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝ — موت کی سختی قریب آپہنچی یہی وہ ہے جس سے تو بدکتا تھا۔

ازواجِ مطہرات میں حضرت عثمانؓ کی سب سے زیادہ مخالف حضرت عائشہؓ تھیں، اتنی مخالف کہ جب حضرت عثمانؓ منبر پر کھڑے عبداللہ ابن مسعودؓ کے خلاف حد سے بڑھ کر بول رہے تھے تو پردے کی آڑ سے چلانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں سمجھا وہ حضرت عثمانؓ کے بہت سے کاموں پر اور ان کے گورنروں کے طرزِ عمل پر معترض ہونے سے کبھی رُکتی نہ تھیں یہاں تک کہ بہت سے لوگ یہ خیال کرنے لگے کہ بغاوت پر آمادہ کرنے والوں میں ایک آپ بھی ہیں میرے خیال میں حضرت علیؓ سے حضرت عائشہؓ کی خفگی کے دو سبب رہے ایک تو وہ جس میں حضرت علیؓ کے اختیار کو کچھ دخل نہ تھا، آپ کی شادی نبیؐ کی صاحبزادی فاطمہؓ سے ہوئی تھی جن سے حسنؓ اور حسینؓ پیدا ہوئے اور اس طرح نبیؐ کی آنے والی نسل کے آپ باپ بنے اور حضرت عائشہؓ کو

رسول اللہؐ سے کوئی اولاد نہیں ہوئی حالانکہ ماریہ قبطیہؓ نبیؐ کی زندگی کے آخری دنوں میں ابراہیم کی ماں بن سکیں پس یہ لاولدی کا غم آپ کو ایک حد تک ستاتا تھا خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ اللہ کے رسولؐ آپ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھتے تھے۔

دوسرا سبب یہ کہ حضرت علیؓ نے صدیق اکبرؓ کی وفات کے بعد اسماء خثعمیہ سے نکاح کرلیا تھا، یہ اسماء محمد ابن ابوبکر کی ماں ہیں اس کے بعد محمد ابن ابوبکر کی پرورش حضرت علیؓ کے زیرِ تربیت ہوئی، انھیں باتوں کی وجہ سے حضرت عائشہؓ حضرت علیؓ سے ناراض تھیں۔

پس جب ان کو معلوم ہوا کہ مدینہ والوں نے حضرت علیؓ کی بیعت کرلی ہے تو غضبناک ہوکر مکہ واپس آئیں اور صحن خانہ میں فروکش ہوکر پردہ ڈال لیا، لوگ آپ کے پاس جمع ہونے لگے جن سے آپ پردے کے اندر سے باتیں کرتیں، حضرت عثمانؓ کے خون پر ناراض ہوکر فرماتیں — عثمانؓ کی زبان اور کوڑے نے ہم کو برہم کردیا اور ہم نے ان پر عتاب کیا جس پر وہ نادم ہوئے اور معذرت چاہی، مسلمانوں نے ان کا عذر قبول کرلیا اب اس کے بعد دیہاتیوں اور شورش پسندوں نے ان کے خلاف بغاوت کی اور دھلے ہوئے کپڑے کی طرح ان کو نچوڑا یہاں تک کہ مار ڈالا اور اس طرح ایک حرام خون کو حلال جانا وہ بھی حج کے مہینے میں اور مدینہ جیسے مقام میں جس کی حرمت کا حکم ہے۔

لوگ آپ کی یہ باتیں سنتے تھے اور متاثر ہوتے تھے اور کیوں نہ متاثر ہوتے آپ ام المومنین تھیں اللہ کے رسولؐ کی وہ بیوی جن کی آغوش میں آپ کی وفات ہوئی، ایسے باپ کی بیٹی جو ہجرت میں آنحضرتؐ کے یارِ غار تھے جن کے بارے میں قرآن میں آیتیں اتریں جن کو مسلمان رسول اللہؐ کے بعد سب سے بڑا مانتے تھے، صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت عائشہؓ کی باتیں سن سن کر مکہ بغاوت کے جذبات سے بھڑک اٹھا تھا ایسی حالت میں حضرت علیؓ کا وہ فرمان پہنچا جس میں خالد بن عاص بن مغیرہ کو مکہ کا حاکم مقرر کیا گیا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ بیعت کا انکار کردیا گیا اور وہ فرمان زمزم کے حوض میں پھینک دیا گیا اس کے بعد طلحہؓ اور زبیرؓ بھی